بسم اللہ الرحمن الرحیم

بالغہ عورت اپنے والد کے ساتھ حج کرلے، تو کیا شادی کے بعد استطاعت ہونے پر دوبارہ حج کرنا ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت جس کی عمر بیس سال ہے، ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی، نہ ہی اس کے پاس کوئی مال ہے جس کی وجہ سے اس پر حج فرض ہورہا ہو، ایسی صورت میں اس کا والد اس کو اپنے ساتھ حج کے لئے لے جارہا ہے، تو کیا اس سے اس کا فرض حج ادا ہوجائے گا؟ یا شادی کے بعد زیور وغیرہ ملنے کی وجہ سے جب وہ صاحبِ استطاعت ہوجائے گی، تو اس کو دوبارہ فرض حج کرنا ہوگا؟

جواب

ایسا شخص جس پر حج فرض نہ ہو اور وہ فرض حج، یا مطلق حج کی نیت سے حج کرلے، تو یہ اس کی طرف سے فرض ہی ادا ہوگا، اس صورت میں اگر بعد میں وہ استطاعت والا ہوجاتا ہے، تب بھی اس پر دوبارہ حج فرض نہیں ہوگا اور اگر وہ خاص نفل کی نیت سے حج کرے گا، تو پھر یہ اس کی طرف سے نفلی حج ہوگا اور آئندہ استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا اس پر فرض ہوجائے گا۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں عورت کو چاہیئے کہ جب اسے موقع مل رہا ہے، تو فرض حج کی نیت سے ہی حج ادا کرے، تاکہ فرض ادا ہو جائے، تو پھر بعد میں صاحبِ مال ہونے کی صورت میں اس پر دوبارہ حج کرنا فرض نہیں ہوگا۔

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”السادس: الاستطاعۃ وھی شرط الوجوب لا شرط الجواز، والوقوع عن الفرض، حتی لو تکلف الفقیر وحج ونوی حج الفرض او اطلق جاز لہ، وسقط عنہ فرضہ“ چھٹی شرط استطاعت (طاقت) ہے اور یہ وجوب کی شرط ہے، حج کے درست اور حج کے فرض واقع ہونے کی شرط نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر فقیر تکلّف کرکے مکے پہنچ جائے اور حج کرلے اور فرض حج کی نیت کرلے یا مطلق نیت کرلے تو اس کا حج درست ہے اور اس کا فرض اس سے ساقط ہوجائے گا۔ (مناسک ملا علی قاری، صفحہ 44، مطبوعہ بیروت)

مزید اسی میں ہے: ”و(اما الفقیر) ای الحقیقی وھو من لیس لہ مال (وبمن معناہ) ای کمن لہ مال لکنہ مستغرق بالدیون (اذا حج سقط عنہ الفرض ان نواہ) ای الفرض فی احرام حجہ (او اطلق النیۃ) ای وان لم یقیدبکونہ نفلا او نذرا (حتی لو استغنی) ای صار غنیا بحصول المال من الوجہ الحلال (بعد ذلک) ای بعد ادائہ الحج بغیر استطاعۃ (لا یجب علیہ ثانیا) ای فی المال“ فقیر یعنی حقیقی فقیر وہ کہ جس کے پاس مال نہ ہو اور جو معناً فقیر ہو یعنی جس کے پاس مال تو ہو، لیکن قرض میں مستغرق ہو، جب وہ احرام میں فرض حج کی نیت کرے تو فرض حج ساقط ہوجائے گا یا نیت کو مطلق رکھا ہو اور نفل یا نذر کے ساتھ مقید نہ کیا ہو یہاں تک کہ اگر

وہ بعد میں مالِ حلال ملنے کی وجہ سے مال دار ہوگیا، تو اس پر دوسری مرتبہ اپنے مال سے حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (مناسک ملا علی قاری، صفحہ 70، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”میقات سے باہر کا رہنے والا جب میقات تک پہنچ جائے اور پیدل چل سکتا ہو، تو سواری اُس کے لیے شرط نہیں، لہٰذا اگر فقیر ہو جب بھی اُسے حج فرض کی نیت کرنی چاہیے، نفل کی نیت کرے گا، تو اُس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا، تو فرض ادا ہوگیا۔“ (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 1041، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2557

تاریخ اجراء: 05 جمادی الاولیٰ 1447ھ/28 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net